جلد ۳۴ | ۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ صفر ۱۳۶۵ ھ | ۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ شب کچھ حرارت ہوگئی تھی۔ لیکن آج بفضل خدا دن میں طبیعت اچھی رہی۔ گھٹنوں کے جوڑوں میں درد کی کیفیت بہتر معلوم ہوتی ہے جن دو دانتوں میں ایکس رے کے ذریعہ نقص معلوم ہوا تھا۔ وہ آج مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب نے لاہور سے تشریف لا کر نکال دیئے۔ دانت نکالتے وقت حضور کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؂

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق لاہور سے ۲۵ جنوری کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی اور رو بصحت ہے۔ دوسرے اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محترم حکیم عبد العزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر کی حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک احمدی کو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیئے؟

"تم معصیت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اسکے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں۔ جو اوپر سے صاف ہیں۔ مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اسکی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے انکی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقوےٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولےٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی۔ اور جس پر پڑتی ہے۔ اسکی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے۔ اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ۔ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو۔ کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جسکے بعد وہ تمہیں زندہ کریگا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر:۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں جہاں بھی ہوں۔ اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ناممکن نہ ہو تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وقت پر قادیان پہنچکر اپنا ووٹ دیں۔ جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اسے چاہئے کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو۔ تو اسے اطلاع پہنچا دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء +

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۴۶/۱/۲۵

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کر کے بھی آنے والے چند دنوں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پراپیگنڈا کرینگے۔ اور جب ووٹ کا وقت آئیگا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچکر ان کے حق میں ووٹ دینگے۔ والسلام۔ خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ مختلف مقامات پر یکم فروری ۱۹۴۶ء تا ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء ہوگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ از ۱۲ فروری تا ۱۴ فروری ہوگا جس کی تفصیل کیلئے دوسرا نوٹ صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۴۶/۱/۲۲

لبیک یا خلیفۃ المسیح لبیک

کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز ووٹ دینے کیلئے آنے کا عزم

کلکتہ ۔۲۵ جنوری شیخ عبد القادر صاحب سنہ ابن جناب بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے ماتحت جو تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے متعلق شائع ہو رہا ہے۔ حسب ذیل تار دیا ہے۔

لبیک یا خلیفۃ المسیح لبیک۔ خواہ مجھے ہوائی جہاز سے آنا پڑا میں حاضر ہو کر جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں ووٹ دونگا۔ (انشاء اللہ)

مجاہدین مغربی افریقہ کیطرف سے درخواست دعا

بذریعہ ہوائی ڈاک

الجنینہ ۱۹ جنوری خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سوڈان تک کا سفر خیر و عافیت سے طے ہو گیا۔ لیکن جب ہم مصری سوڈان کو عبور کر کے فرنچ علاقہ میں داخل ہوتے تو فرنچ افسروں نے ہمیں روک لیا۔ اور فرنچ گورنر سے ویزا حاصل کرنے کی ہدایت کر کے ہمیں مجبوراً برٹش علاقہ میں واپس کر دیا۔ ہم نے واپس آ کر برٹش ریذیڈنٹ کی معرفت ویزا کے لئے تار دیا۔ مگر ایک ہفتہ تک کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ آخر ہم نے دوبارہ یاد دہانی بذریعہ تار کرائی۔ اس پر محض خدا تعالےٰ کے فضل سے آج ۱۹ جنوری کو پورے دس دن کے بعد ہمیں گذرنے کی اجازت حاصل ہوئی ہے۔

یہ دس دن ہمارے لئے سخت تشویش کے تھے۔ اب ہم کل سے اگلے سفر کیلئے روانہ ہو رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ بزرگان سلسلہ اور تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور ہم جس مقصد کو لیکر نکلے ہیں۔ کہ تمام دنیا میں جلد سے جلد احمدیت پھیل جائے۔ اس میں کامیاب کرے۔ خاکساران محمد افضل قریشی۔ محمد اسحاق صوفی۔ عبد الحق ننگلی مجاہدین تحریک جدید از الجنینہ سوڈان

لکھنؤ: درخواست دعا بذریعہ تار

لکھنؤ ۔۲۵ جنوری۔ مکرم جناب محمد یاسین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم جناب محمد عثمان صاحب کی حالت سخت تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ احباب انہیں خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تبلیغی دورہ شروع ہونیوالا ہے جماعتیں جلد از جلد اطلاع دیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ مطبوعہ اخبار الفضل ۷ نومبر کی تعمیل میں مارچ کے مہینے میں تبلیغی دورہ شروع ہونیوالا ہے۔ جملہ جماعتیں جو اپنے شہر میں تبلیغی جلسے کرانا چاہتی ہیں جلد از جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں۔ نیز مطلع کریں کہ وہ ان جلسوں کو انتہائی طور پر کامیاب بنانے کے لئے کتنی جد و جہد کرنے کے قابل ہیں۔ تا پروگرام بنانے میں آسانی ہو۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ

مورخہ ۲۴ صلح (جنوری) کی شب کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ ہوا حاضرین میں جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ و بعض اساتذہ کے علاوہ بہت سے علم دوست اصحاب بھی موجود تھے۔ دس اصحاب نے مقررہ عنوانوں پر تقاریر کیں۔ فیصلہ کیلئے (۱) جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل (۲) جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب اعجاز (۳) جناب پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے مقرر تھے۔ مندرجہ ذیل طلبائے مدرسہ احمدیہ بالترتیب اوّل۔ دوم۔ سوم قرار پائے۔ (۱) عبد المنان صاحب محمد احمد صاحب (۳) محمد صدیق صاحب۔ ان کو مقررہ انعامات دیئے گئے۔ اس مجلس کی ابتدائی تقریر میں خاکسار نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ اس جگہ سب گفتگو عربی میں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جفرت

"اگر کوئی حیات چاہتا ہے

اور

حیاتِ طیّبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے

وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے" (مسیح موعود علیہ السلام)

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا۔ "ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین" (تذکرہ ص۲۵۱) یعنی اپنی کمزوری کو دیکھ کر تعجب میں نہ پڑو کہ یہ کیسے ہوگا۔ اور دشمن کے سازو سامان کو دیکھ کر اور ابتلاؤں کے اوقات میں دل مت چھوڑو۔ ہمارا یہ فیصلہ ہے۔ کہ تم ہی دنیا کے میدان میں فتح پاؤ گے۔ بشرطیکہ تم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے پس ان کنتم مومنین دین و دنیا کی فلاح اور کامرانی کی کنجی ہے جس کا کامل مظاہرہ صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ ہماری زندگی زیادہ سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مشابہ ہو۔ اسی لئے نہایت زور کے ساتھ بار بار حضور علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ جس سے یقیناً یہ معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو حضور علیہ السلام کے طریق پر قدم ماریں بے شمار برکتیں دیگا۔ اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشیگا۔ اور یہ غلبہ قیامت تک رہیگا۔ آؤ دیکھیں حضور کا طریق زندگی کیا تھا۔ حضور کا طریق زندگی خدا کی راہ میں اور اسلام کے لئے وقف زندگی تھا۔ جیسا کہ خود حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں۔ اور تجربہ کر چکا ہوں۔ اور اس وقف کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے۔ کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے۔ کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں۔ اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے۔ کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ کہ اگر کوئی حیات چاہتا ہے۔ اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے۔ تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے۔ کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے۔ کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اسلمت لرب العالمین۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا۔ وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو خدا کے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔" (ملفوظات)

پس میں انگریزی دان و عربی دان نوجوانوں سے جو قیادت کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اور تقریر کا ملکہ ان میں ہو۔ پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر قدم ماریں۔ اور جہاں ہم میں سے بعض احمدیت کے بعض دوسرے شعبوں کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ وہاں ایک جماعت خدام الاحمدیہ کے لئے زندگی وقف کرنے والی بھی ہو۔ مصلح موعود تیز رو امام ہے۔ ہمیں سست گام نہیں ہونا چاہیئے زندگی وقف کرنے میں دیر نہ لگانی چاہیئے۔ تاہم اپنے نئے دور کے پروگرام کو ابتدا ہی سے مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرسکیں

انشاء اللہ وھو المستعان

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

انگلستان میں تبلیغ اسلام

نئے مجاہدین کی توسیع اسلام کے متعلق قابل تعریف مساعی

تحریری تبلیغ اور دیہاتوں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بذریعہ ہوائی ڈاک جو تازہ رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ اس میں نئے مجاہدین کی تبلیغی مساعی کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اور یہ نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ اب تبلیغ کے ایسے پہلوؤں پر زور دیا جا رہا ہے۔ جن کی طرف مبلغین کی کمی کی وجہ سے پہلے توجہ نہیں کی جا سکتی تھی۔ یا بہت کم توجہ ہو سکتی تھی۔

تحریری تبلیغ

انہی پہلوؤں میں سے ایک پہلو تحریری تبلیغ ہے۔ اس کے مؤثر اور مفید ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ لیکن مجاہدین کی قلت کی وجہ سے اس کی طرف کماحقہٗ توجہ کرنا ممکن نہ تھا۔ اب جناب مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

گذشتہ دو ماہ میں شیخ ناصر احمد صاحب نے بارہ کے قریب تبلیغی خطوط لکھے۔ ایک طالب علم نے انکے خط کے جواب میں قبر مسیح کے اشتہار کے متعلق اردو میں لکھا کہ وہ مرید بنانے کے لئے مسیح کی قبر دلائل سے ثابت کرنی چاہئے اور اس پر زور دینا چاہئے۔ اسی طرح ایک اور نے لکھا کہ وہ مسجد دیکھنے کیلئے آئینگے۔ چوہدری عبد اللطیف صاحب نے چار خطوط لکھے۔ اور چوہدری مشتاق احمد صاحب نے تقریباً اکتالیس خطوط لکھے۔ کرنل ڈلسن کو خط کے ساتھ لٹریچر بھی بھیجا جس کے جواب میں انہوں نے لکھا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی تنظیم کی وجہ سے بہت بڑا کام کر رہی ہے۔ کاش کہ اس کی تعداد زیادہ ہوتی۔

تقسیم اشتہارات اور گفتگوئیں

تبلیغ کے دوسرے طریقوں سے بھی حتی الوسع کام لیا جا رہا ہے۔ چنانچہ تقسیم اشتہارات اور زبانی گفتگو بھی تبلیغ کے متعلق کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں شیخ ناصر احمد صاحب نے مختلف اوقات میں سو کے قریب اشتہارات بھی تقسیم کئے۔ جن میں سے کچھ ہائڈ پارک ہیں۔ اور نو اشخاص سے تبلیغی گفتگو کی۔ اسی طرح چوہدری عبد اللطیف صاحب نے تقریباً بیس اشتہارات تقسیم کئے۔ اور پانچ اشخاص سے گفتگو کی۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب نے ایک کافی تعداد اشتہارات کی تقسیم کی۔ جن میں سے ہائڈ پارک اور ٹربیونوں میں بہت سے تقسیم کئے۔ اور تقریباً انیس اشخاص سے تبلیغی گفتگو کی۔

کرسمس کے روز تقسیم اشتہارات

کرسمس کے روز چونکہ لوگوں کو عام طور پر چھٹی ہوتی ہے۔ اور گرجاؤں میں جمع ہوتے ہیں۔ اسلئے ان میں تبلیغی اشتہارات تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اور یہ طے ہوا۔ کہ اردگرد کے علاقہ میں جو گرجے ہیں۔ ان کے پاس جاکر اشتہارات تقسیم کئے جائیں۔ شیخ ناصر احمد صاحب نے سؤتھ فیلڈز کی طرف ایک گرجے میں جانیوالوں کو اشتہارات دیئے۔ اور چوہدری عبد اللطیف صاحب نے ٹرینٹی چرچ ویسٹ ہل روڈ پر تقسیم کئے اور چوہدری مشتاق احمد صاحب نے پٹنی برج کے چرچوں میں آنے جانیوالوں کو دیئے۔

دیہات میں تبلیغ

تبلیغ کا یہ ایک نہایت اہم اور ضروری پہلو یونہی پڑا تھا کہ دیہات میں تبلیغ کی جائے اس کام کو اب شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ جناب مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

دوسرے روز ۲۶ دسمبر کو یہ قرار پایا۔ کہ دیہات میں تبلیغ کی جائے۔ پہلے روز تینوں سرے گئے اور دو سو کے قریب اشتہارات تقسیم کئے۔ ۲۷ دسمبر کو چوہدری مشتاق احمد صاحب اور چوہدری عبد اللطیف صاحب گئے اور سربٹین ٹیمزڈن اور الیشر گاؤں میں بہت سے اشتہارات تقسیم کئے۔ ۵ جنوری کو پھر تینوں لیدر ہیڈ گاؤں میں گئے اور چار سو کے قریب اشتہارات تقسیم کئے۔ عام طور پر خاموشی سے لیٹر بکسوں میں ڈالتے رہے۔ اس روز چوہدری مشتاق احمد صاحب کی ایک سپر چولسٹ سے گفتگو بھی ہوئی۔ جب اسے کہا گیا۔ کہ جنگ نہ ہونے کے متعلق سپر چولسٹوں نے جو پیشگوئیاں کی تھیں وہ غلط نکلیں تو وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ ایک عورت نے ٹریکٹ تقسیم کرنے پر جب اعتراض کیا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تو گھر بگھر گاؤں بگاؤں تبلیغ کرتے تھے۔ نیز دو پولیس مین کار میں ان کے پاس پہنچے۔ اور دریافت کیا۔ کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں اور میرے دو ساتھی ٹریکٹ تقسیم کرتے ہیں اور ایک انہیں دیتے ہوئے کہا میرے نزدیک تو اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور چلے گئے۔ یہ اشتہارات مسیح علیہ السلام کی ہندوستان میں قبر کے متعلق تھے۔

سوسائیٹیوں میں شمولیت

مختلف سوسائیٹیوں سے تعارف کرنے اور معززین سے ملاقات کرانے کے لئے بھی جناب مولوی صاحب موصوف مجاہدین کو اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

ایام زیر رپورٹ میں تینوں مجاہدین کو مختلف سوسائیٹیوں میں لے گیا۔ سوسائٹی فار دی سٹڈی آف ریلیجنز۔ پٹنی لٹریری سوسائٹی اور ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن جہاں بعض اکابر سے ان کا انٹروڈیوس کرایا گیا۔ نیز ہز میجسٹی گورنمنٹ نے یونائیٹڈ نیشنز کانفرنس ایجوکیشنل اور کلچرل آرگنائزیشن کے ڈیلیگیشن کو ریسپشن دیا تھا۔ اس میں بھی ہم گئے تھے وہاں بعض ممبران پارلیمنٹ اور بعض ڈیلیگیٹس اور ڈین آف سینٹ پال اور چیئرمین آف دی کونوکیشن آف دی یونیورسٹی آف لنڈن سے ملاقات ہوئی۔

کانگرس اور مسلم لیگ کا ذکر

۳۰ نومبر کو پٹنی لٹریری سوسائٹی میں ایک ہندو کی جو بمبئی کی طرف کا ہے ہندوستان کے متعلق تقریر ہوئی۔ اس نے گورنمنٹ برطانیہ پر الزامات لگائے کہ اس نے جداگانہ انتخاب ہندوستان میں جاری کیا۔ اور کانگرس کا نقطۂ نظر پیش کیا۔ اور ظاہر کیا کہ اس کا حل بہت آسان ہے۔ کانگرس کی بات مان لیں۔ میں نے ڈسکشن میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کی مشکل کا حل آسان بات نہیں ہے۔ گورنمنٹ نے جو مخلوط انتخاب جاری کیا تو مسلمانوں کے مطالبہ پر نہ کیا۔ جو سو ملین کے قریب ہیں۔ تقسیم ہندوستان کا فیصلہ کرتے ہوئے ان کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کانگرس اور مسلم لیگ کو چاہئے کہ وہ آپس میں سمجھوتہ کرلیں۔ اور اپنے اختلافات دور کر کے ایک ہو جائیں۔ پھر فوراً آزادی مل سکتی ہے اور ان کے علاوہ چوہدری مشتاق احمد صاحب نے بھی ڈسکشن میں حصہ لیا۔ اور بتایا کہ ہندوستان کی غربت کا ایک باعث ساہوکار بھی ہیں۔ لٹریری سوسائٹی کی جو رپورٹ اخبار وانڈزورتھ برو نیوز میں شائع ہوئی۔ اس میں سپیکر کی تقریر کے خلاصہ کے علاوہ جو میں نے کہا تھا اس کا بھی خلاصہ دیا۔

شادی کرنا ضروری ہے

اورنٹیل سکول کے طالب علموں کی ایک ڈیبیٹنگ سوسائٹی ہے۔ جس میں چوہدری مشتاق احمد صاحب شامل ہوتے رہے۔ دو دفعہ ڈسکشن میں حصہ لیا۔ ایک مباحثہ کا موضوع یہ تھا کہ شادی کرنا اولڈ فیشن ہے۔ چوہدری صاحب نے شادی کی تعریف بیان کر کے اسکے قرآن کریم سے تین مقاصد بیان کئے۔ چونکہ مقرر نے تعدد ازدواج کا بھی ذکر کیا تھا۔ اسلئے چوہدری صاحب نے تعدد ازدواج کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اگرچہ یورپ اس وقت ماننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن جیسے اس نے اب طلاق کو تسلیم کر لیا ہے ویسے ہی اسکو بھی تسلیم کرلیگا۔ حاضرین نے اسپر چیئرز دیئے۔

۱۳ دسمبر کو سوسائٹی فار دی سٹڈی آف ریلیجنز کی میٹنگ تھی۔ ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ کا لیکچر تھا کہ ہمعصروں نے خدا کا کنسپشن کیا پیش کیا ہے۔ انہوں نے مختلف مذاہب کے نظریے پیش کرتے ہوئے ہیگل کانٹ۔ ھکسلے وغیرہ فلاسفروں کے بھی نظریے پیش کئے۔ یہودیت۔ عیسائیت اور اسلام نے جو خدا کا مفہوم پیش کیا ہے۔ اس کا بھی ذکر کیا۔ ڈسکشن میں میں نے بھی حصہ لیا۔ میں نے کہا کسی چیز کا کنسپشن اسکے نام اور صفات سے ہوتا ہے۔ پہلے مذاہب نے خدا کو جن ناموں سے پکارا ان سے خدا کا مکمل مفہوم ذہن میں نہیں آسکتا تھا۔ چونکہ وہ مذاہب مکمل اور یونیورسل نہ تھے۔ اسلئے انہوں نے خدا کا جو کنسپشن پیش کیا وہ بھی مکمل نہ تھا۔ کسی نے خدا کو باپ کے نام سے پکارا۔ اور کسی نے ماں کے نام سے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے ناموں سے خدا کا صحیح اور مکمل کنسپشن نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی طرح یہوواہ جسکے معنے یہ تھے کہ "وہ" یعنی وہ ہستی جس کا نام معلوم نہیں تو اس سے کوئی خاص مفہوم انسانی ذہن میں نہیں آسکتا تھا۔ لیکن اسلام نے قرآن مجید کی سب سے پہلی چار آیات میں ایک مکمل کنسپشن پیش کیا فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ میں نے ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اللہ خالق ومالک ہستی کا نام ہے۔ جو کسی اور چیز پر اطلاق نہیں پاتا۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا اللہ کا لفظ عبرانی میں بھی موجود ہے۔ الوہیم۔ میں نے کہا یہ تو جمع ہے۔ اور اللہ کی کوئی جمع نہیں۔ مسٹر فشر جو سوسائٹی کے رسالہ "ریلیجنز" کے ایڈیٹر ہیں مجھ سے کہنے لگے your exposition was very illuminating یعنی آپ کا بیان یا تشریح خوب واضح اور روشن تھی۔ آخر میں دعا کیلئے درخواست کی

پنجاب اسمبلی کے وہ امیدوار جن کے حق میں

جماعت احمدیہ نے مدد کرنیکا وعدہ کیا ہے

ذیل میں ان امیدواروں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جن کے حق میں جماعت احمدیہ کی اکثریت نے باہمی مشورہ سے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ احباب سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس مدد میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرینگے۔ جن امیدواروں کے متعلق ان کے حلقوں کی جماعتوں کی طرف سے مطلوبہ اطلاعات نہیں آئیں۔ انکی امداد کا معاملہ زیر غور ہے مطلوبہ اطلاعات آنے کے بعد بہت جلد فیصلہ کا اعلان کیا جائے گا۔ تحصیل گوجرانوالہ کی جماعتوں نے مجلس مشاورت کے فیصلہ کو نظر کرتے ہوئے آپس میں اختلاف کی ایسی صورت پیدا کر دی ہے۔ جو جماعتی نظام کے وقار کو صدمہ پہنچانے والی ہے۔ ان کے متعلق حضور کی طرف سے اخبار الفضل مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۴۶ء میں اعلان ہو چکا ہے؛ (نوٹ) چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے احباب مجھے مطلوبہ معلومات کے متعلق اطلاع بذریعہ تار دیں ؛ (ناظر امور عامہ)

ا۔ مخلوط حلقہ جات

نمبر شمار	نام حلقہ	نام امیدوار	نام پارٹی
۱	لینڈ لارڈز ملتان ڈویژن و مغربی پنجاب	آنریبل ملک خضر حیات خانصاحب	یونی نسٹ
۲	لینڈ لارڈ سنٹرل پنجاب	سردار جگجیت سنگھ صاحب مان	
	ب۔ قصباتی حلقہ ہائے انتخاب		
۱	جنوبی شہری حلقہ جات	خواجہ غلام صمد صاحب	لیگ
۲	جنوب مشرقی " "	سردار شوکت حیات خانصاحب	"
۳	مشرقی شہری " "	ملک برکت علی صاحب	"
۴	شمال مشرقی " "	خان بہادر شیخ برکت علی صاحب	"
۵	قسمت راولپنڈی "	سر فیروز خان صاحب نون	"
۶	" ملتان "	شیخ محمد امین صاحب	"
۷	اندرون لاہور مرداں	ملک وزیر محمد صاحب	"
۸	" " نسواں	بیگم تصدق حسین صاحبہ	"
۹	بیرون " مرداں	محمد رفیق صاحب	"
۱۰	" " نسواں	بیگم شاہ نواز صاحبہ	"
۱۱	امرتسر شہر و چھاؤنی	شیخ صادق حسن صاحب	"
	ج۔ دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب		
۱	انبالہ و شملہ	راؤ محمد امراؤ خان صاحب	یونی نسٹ
۲	کانگڑہ و مشرقی ہوشیارپور	چودھری علی اکبر صاحب پلیڈر	لیگ
۳	شمالی جالندھر	محمد عبد السلام صاحب	"
۴	وسطی فیروزپور	نواب صاحب ممدوٹ	"
۵	مشرقی فیروزپور •	پیر اکبر علی صاحب	آزاد
۶	تحصیل لاہور	سر مظفر علی صاحب قزلباش	یونی نسٹ
۷	تحصیل چونیاں	سردار حبیب اللہ خانصاحب	"
۸	تحصیل قصور	میاں افتخار الدین صاحب	لیگ
۹	مشرقی گورداسپور	چودھری غلام فرید صاحب پلیڈر	"
۱۰	تحصیل بٹالہ	چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے	آزاد
۱۱	شکر گڑھ تحصیل	چودھری عبد الرحیم صاحب	یونی نسٹ
۱۲	اجنالہ تحصیل	چودھری انور حسین صاحب پلیڈر	"
۱۳	شمالی سیالکوٹ	چودھری غلام جیلانی صاحب	"
۱۴	نارووال تحصیل	نواب چودھری محمد الدین صاحب	"
۱۵	تحصیل وزیر آباد	میجر راجہ محمد عبد اللہ خانصاحب	آزاد
۱۶	تحصیل حافظ آباد	چودھری غلام محمد صاحب	یونی نسٹ

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں کے واسطے ۲ فروری و ۴ فروری و ۵ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ اور عورتوں کے واسطے ۵ فروری و ۶ فروری و ۷ فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کے لئے ہیں۔ جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد ووٹروں کو یکم فروری ۱۹۴۶ء کی شام تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔ اور مستورات کو ۴ فروری کی شام تک۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین تین دن مقرر ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ پس پولنگ سے ایک دن قبل قادیان پہنچ جانا ضروری ہے ؛

خاکسار: مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶

۱۷	تحصیل شیخوپورہ	چوہدری محمد حسین صاحب ایڈووکیٹ	لیگ
۱۸	" شاہدرہ	خان بہادر روشن دین صاحب	"
۱۹	ننکانہ	چوہدری حسین علی صاحب	یونینسٹ
۲۰	شمالی گجرات	چوہدری فضل الٰہی صاحب وکیل	لیگ
۲۱	مشرقی گجرات	نواب زادہ اصغر علی صاحب	یونی نسٹ
۲۲	جنوب مشرقی گجرات	چوہدری بہاول بخش صاحب	لیگ
۲۳	شمال مغربی گجرات	چوہدری جہان خان صاحب	"
۲۴	جنوب مغربی گجرات	چوہدری غلام رسول صاحب تارڑ	"
۲۵	خوشاب	ملک خضر حیات خان صاحب	یونینسٹ
۲۶	تحصیل چکوال	چوہدری نور خان صاحب ذیلدار	زمیندارہ لیگ
۲۷	پنڈ دادنخان	راجہ محمد یعقوب خان صاحب	یونینسٹ
۲۸	تحصیل منٹگمری	ملک فتح شیر خان صاحب لنگڑیال	"
۲۹	" پاکپتن	رانا عبد الحمید صاحب	لیگ
۳۰	" لائلپور	چوہدری عصمت اللہ خان صاحب	آزاد
۳۱	ڈیرہ غازیخان وسطی	خان بہادر شیخ فیض محمد صاحب پلیڈر	یونی نسٹ
۳۲	ڈیرہ غازیخان جنوبی	سردار بہادر خان صاحب دریشک	لیگ
۳۳	مظفر گڑھ	مسٹر عبد الحمید خان صاحب	
۳۴	علی پور تحصیل	محمد ابراہیم صاحب برق	یونی نسٹ
۳۵	لیہ تحصیل	غلام جیلانی صاحب گورمانی	لیگ
۳۶	خانیوال	سید بڈھن شاہ صاحب	"

حیرت انگیز تغیر کس طرح پیدا ہو سکتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۴۵ء میں فرمایا:۔

"موجودہ حالات میں ہمارے لئے بیس ہزار مبلغ رکھنا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ بیس ہزار مبلغ رکھنے کے لئے کئی کروڑ کی آمدن ہونی چاہیئے اور ابھی ہماری آمدن چند لاکھ سے زیادہ نہیں ہاں بیس ہزار تاجر بٹھا دینا کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنی جد و جہد سے کمائی کرنی ہے۔

وقف تجارت کے ماتحت اُس اہم فرض اور ذمہ داری کا بوجھ ہمارے کاندھوں سے اُتر جاتا ہے۔ جو کہ موجودہ حالات کے ماتحت بیس پچیس سال میں بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ تحریک ہے۔ جس کے ذریعے ہم اپنی ضروریاتِ زندگی کمانے کے ساتھ ساتھ خدمت دین بھی کر کے ترقی میں حیرت انگیز تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔

لہٰذا نوجوان اپنی زندگیاں وقف تجارت کے لئے پیش کریں۔ تا اُس فرض عظیم کی بھی ادائیگی کر سکیں جس کے لئے سلسلہ کو کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ہی اپنی ضروریات زندگی بھی مہیا کر سکیں۔

ناظم تجارت

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

جناب حکیم محمد اکرم صاحب کی نماز پڑھتے ہوئے اچانک وفات

میرے والد بزرگوار حکیم محمد اکرم صاحب، احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ اوچ شریف (ریاست بہاولپور) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کے غلام تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے تھے۔ بعمر ۸۵ سال ۳۰ر نومبر ۱۹۴۵ء بروز جمعہ نماز جمعہ میں امامت کراتے ہوئے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفصل حالات یہ ہیں۔ کہ جمعہ کے دن نہا کر اور نئے کپڑے پہن کر ہاتھ میں اخبار "الفضل" ۱۹۔ نومبر ۱۹۴۵ء لئے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ بالکل تندرست تھے۔ مسجد میں دس بارہ احباب احمدی بیٹھے تھے۔ یہ خاکسار بھی موجود تھا۔ جب آپ آئے۔ تو سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ جمعہ پڑھنا شروع کیا۔ اور نہایت وضاحت کے ساتھ پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا ذکر اور احمدیت کی سچائی اور اخبار الفضل ۱۹ر نومبر ۱۹۴۵ء کے پہلے صفحے کا حوالہ "اسلام کے غلبہ کے سامان قلم۔ دعا اور آیات عظمےٰ" تمام سنایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں۔ خونی مہدی آئیگا۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اسلام میں جائز نہیں۔ کہ تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا جائے۔ آنے والا مہدی تو آ گیا۔ اور اُس نے قلم دعا اور آیات عظمےٰ کے ساتھ اسلام کو پھیلایا۔ امریکہ۔ انگلستان۔ افریقہ۔ آسٹریلیا غرضکہ دنیا کے کناروں تک احمدیت پھیل چکی ہے۔ مگر ان اندھے لوگوں کے دلوں کے کان ابھی تک نہیں کھلے۔ نیز فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بھی پڑھ کر سنایا۔

اس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

متواتر دو گھنٹہ تک خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد میں نے تکبیر کہی۔ اور والد صاحب نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں قرأت زور سے پڑھی۔ اور دوسری رکعت میں ذرا دھیمے ہو گئے۔ اُس وقت نماز میں رو رہے تھے سجدہ وغیرہ کے بعد تشہد کے وقت جب سلام پھیرنے کا وقت آیا۔ تو سلام نہ پھیرا۔ بلکہ دو سجدے اور کئے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے یعنی اللہ اکبر منہ میں تھا کہ خداوند کریم کے حضور اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دربار میں جا سلام کیا۔ یعنی فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مقتدی جو سلام کے منتظر تھے۔ حیران ہو گئے۔ کہ کیا ہو گیا ہے۔ میں نے سلام پھیرا تو تمام نے سلام پھیرا۔ مگر جب میں نے حضرت والد صاحب بزرگوار کو اٹھایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ تو خدا کے پاس چلے گئے۔

اللہ اللہ کیا عجب نظارہ تھا۔ اور کیا عجب سین تھا۔ کہ جمعہ کا دن ہے۔ فرض پڑھ رہے ہیں۔ فرضوں میں خدا نے اپنے پاس بلا لیا۔ جگہ بجگہ شہر میں یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی۔ کثرت سے لوگ دیکھنے کے لئے آ گئے۔

چونکہ ہماری مسجد احمدیہ شہر کے درمیان اور بازار کے بالکل نزدیک ہے۔ اس لئے بہت سے لوگ آئے۔ کیا شیعہ کیا غیر احمدی کیا ہندو اور سکھ جگہ بجگہ چرچا پھیل گیا۔ کہ احمدیوں کو لوگ کافر کہتے ہیں۔ لیکن اس امام کے غلام کی وفات ایسی شاندار اور بے نظیر ہوئی ہے۔ کہ قابل رشک ہے۔

آپ نہایت سنجیدہ اور پاک دل تھے۔ جب کوئی بیمار آتا تو دوا سے پہلے دعا کرتے۔ پھر دوا دینے کے بعد فرماتے شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ میرا تو یہ بہانہ ہے ہر وقت درود شریف اور قرآن شریف پڑھتے۔ نماز کے پابند۔ تہجد خواں تھے۔ اور نہایت ہی عجز و انکسار سے دعائیں مانگتے۔ احمدیت کے سچے خادم تھے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلائے اور احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ آمین

احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ چونکہ جنازہ تھوڑے احمدیوں نے پڑھا اس لئے جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت کریں۔

حکیم محمد افضل اوچ شریف (ریاست بہاولپور)

اعانت "الفضل" مکرم محمد سلیمان صاحب حیدرآبادی نے مبلغ دس روپیہ بمد اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں بیش از پیش ...

ستم رسیدہ اور نہایت مظلوم احمدیوں کے جذبات تشکر

احباب جماعت کی خدمت میں

سونگھڑہ احمدیہ ہاؤس میں ۲۲ جنوری کو تمام احمدیہ جماعت کی موجودگی میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ اور یہ منظور کیا گیا۔ کہ اس ریزولیوشن کی ایک نقل حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ اور حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن اور ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کی خدمت میں بھیجی جائے۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ اسوقت غیر احمدی دشمنوں کے ظلم کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ دشمن اسوقت ہمیں مالی اور جانی نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کر رہا۔ جماعت کے اکثر احباب پر جھوٹے مقدمات دائر کرکے ہم غریب احمدیوں کو زر کثیر خرچ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ایسے نازک وقت میں جماعت احمدیہ کلکتہ کی تین صد روپے سے اور جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی دو صد روپیہ اور جماعت کے دیگر بھائیوں کی بروقت مالی مدد نے ہمارے دلوں کو جذبات تشکر سے پر کر دیا ہے۔ اور ہم سب جہاں اپنے مولا کریم کے شکر گذار ہیں۔ کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ظلمت کے زمانہ میں بھیجکر عالمگیر اخوت کو قائم کیا۔ اور ہمیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت سے منسلک کرکے عالمگیر ہمدردی کا حصہ دار بنایا وہاں ہم جماعت احمدیہ کلکتہ اور حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے بر وقت اخوت اسلامی کا بین ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی عمر اور مال میں برکت دے۔ اور انہیں بیش از پیش ثواب عظیم کا مستحق گردانے۔
(آمین ثم آمین)

خاکسار سید ضیاء الحق عفی عنہ۔ امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک

میں اپنا قدم پیچھے کیوں ہٹاؤں

منشی عبدالخالق صاحب کپورتھلوی کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھتے ہیں۔ میرا ایمان ہے۔ کہ تحریک جدید خدائی تحریک ہے۔ جو مومنین کے ایمانوں کو زیادتی بخشنے اور ان کو اپنے قرب میں جگہ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کے قلب مبارک پر نازل فرمائی ہے۔ گیارھویں سال کا میرا وعدہ ۷۰ اور گذشتہ سالوں کا بھی بقایا تھا۔ اس طرح مجھے دو سو روپیہ سے اوپر دینا تھا۔ مگر میرے پاس پیسہ نہ تھا۔ میرا ایمان تھا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قرض ہے۔ وہی دیگا۔ چنانچہ اس نے اپنے فضل سے مجھے چھ سو روپیہ بخشا۔ اس رقم کے ملنے پر سب سے پہلے میں نے تحریک جدید کا سب حساب بے باق کیا۔ الحمدللہ۔ جب اللہ تعالیٰ ہی اس تحریک کو اپنے فضل سے پورا کرتا ہے۔ تو میں اپنا قدم کیوں پیچھے ہٹاؤں۔ بارہویں سال کے لئے میرا وعدہ ایک صد روپیہ حضور کے پیش ہے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ جن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو ایسی قدرتی تحریکیں پہنچتی ہیں۔

جماعت قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکن محلوں میں وعدہ کرنے والے احباب اور بیرونی جماعتوں کے وہ جو خدا کے فضل سے اپنی ماہوار آمد ایک ایک سو یا ڈیڑھ ڈیڑھ سو یا دو دو سو یا اس سے بھی زیادہ رکھتے ہیں۔ مگر تحریک جدید میں ان کا حصہ دس بیس تیس سے شروع ہو کر ایک ایک روپیہ یا اس کے قریب قریب اضافہ سے جا رہا ہے۔ انہیں ان دوستوں کی رقوم سے جو دو دو ماہ کی آمد سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ سبق حاصل کرتے ہوئے بارھویں سال میں کم سے کم اتنا تو کرنا چاہیئے۔ کہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ پیش کریں۔ اور اس سال مخلصین سے مطالبہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر اپنی قربانی کا ثبوت پیش کریں۔ پس ایسے احباب گیارھویں سال پر اضافہ ہی نہ کریں۔ بلکہ بارھویں سال میں غیر معمولی اضافہ کرکے کم سے کم نصف کے برابر دیں۔ (خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

قرب قیامت کی نشانیاں

(از صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب)

مشہور انگریز مصنف ایچ۔ جی۔ ویلز اپنے ایک تازہ مضمون میں لکھتا ہے۔ "ہر چیز جسے ہم زندگی سے تعبیر کرتے ہیں۔ عنقریب فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے۔ اور اس کے خاتمہ کے وقت کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ حیات واضح طور پر اپنے کامل انجام اور خاتمہ کی طرف جا رہی ہے۔ زندگی میں ایک دہشت انگیز سی اجنبیت پیدا ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو عام طور پر بے پروا اور اپنے ماحول سے غافل رہ کر زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ بھی چونک چونک کر ایک خاص قسم کا استعجاب اور گھبراہٹ ظاہر کر رہے ہیں۔ گویا کوئی مفر اور پناہ ڈھونڈ رہے ہیں۔"

قرآن اور احادیث میں قرب قیامت۔ یعنی زمانہ مسیح موعودؑ کی بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں۔ بعض اس زمانہ کی مذہبی حالت سے تعلق رکھتی ہیں۔ بعض سیاسی حالت سے۔ بعض علمی اور تمدنی حالت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض زمینی اور آسمانی تغیرات پر دلالت کرتی ہیں۔ غرض وہ مختلف اقسام کی ہیں۔ جن میں سے بعض ذہن انسانی کی کیفیت سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی یہ بتاتی ہیں۔ کہ ذہن انسانی کی حالت اس وقت کیا ہوگی۔ قرآن شریف میں آتا ہے۔ یقول الانسان یومئذ این المفر (سورۃ قیامت) یعنی انسان کہے گا۔ کہ اب میں کہاں بھاگ کر جا سکتا ہوں۔ ایک اور آیت ہے۔ قال الانسان مالھا (الزلزال) انسان کہے گا۔ کہ زمین کو یہ کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں "یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونیوالا ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ مصنفہ ۱۹۰۷ء)

اب ویلز صاحب کے اس اقتباس کو جو شروع میں درج کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے بالمقابل رکھکر پڑھا جائے۔ تو ہر ایک حق پسند یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ باقی علامتوں کی طرح یہ علامت بھی نہایت واضح طور پر پوری ہو رہی ہے۔ مگر افسوس دنیا پر کہ واقعات کی حقیقت کو تو وہ تسلیم کرتی ہے۔ مگر جس کے لئے یہ سب کچھ ظاہر ہو رہا ہے۔ اسکے دعویٰ کو قبول نہیں کرتی۔

عیسائیوں کا مسیح۔ مسلمانوں کا مہدی ہندوؤں کا کرشن۔ چینیوں کا کنفیوشس اور زرتشتیوں کا میسو در بہمی۔ حضرت مرزا غلام احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام کے روپ میں قادیان کی سرزمین میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور وہ علامتیں بھی پوری ہو گئی ہیں۔ جو ان مذاہب کی کتب میں ان کے موعود کے متعلق بیان کی گئی تھیں۔ یہی وہ حصن حصین اور پناہ گاہ ہے۔ جس کو انسان بیتابی سے تلاش کر رہے ہیں۔ پناہ گاہ کے ہوتے ہوئے بھی جو اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور منہ سے پناہ پناہ پکارتا ہے۔ اس کی نادانی اور حماقت میں کسی کو کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار
بے دولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹر صاحبان سے گذارش

آپ کے ووٹ کے حقیقی حقدار جناب حاجی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ہی ہیں!

میاں بدر محی الدین صاحب کے متعلق انکے چچا جناب سید نور بہار شاہ صاحب کا قابل توجہ اعلان

اس وقت سارے ملک میں الیکشنوں کا دور دورہ ہے مرکزی اسمبلی کے انتخابات ہو چکے ہیں۔ اور اب صوبائی اسمبلیوں کے چناؤ جلد ہی ہونے کو ہیں۔

ہمارے حلقہ تحصیل بٹالہ میں سے جو دیہاتی حلقہ کہلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل تین امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ (۱) جناب حاجی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے۔ (۲) میاں بدر محی الدین صاحب (۳) سید بہاء الدین صاحب۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان میں سے کون صاحب ہر لحاظ سے اس علاقہ کا نمائندہ بننے اور زیادہ حق دار ہے کیونکہ ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی میں ہم بہترین نمائندے بھیجیں جو اس علاقہ کے مسلمانوں کے حقوق کی عمدگی سے حفاظت اور ان کے خیالات کی صحیح ترجمانی کر سکے سو جب ہم تحصیل بٹالہ کے تینوں امیدواروں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ کیا بلحاظ علم اور کیا بلحاظ عمل اور کیا بلحاظ نمائندگی کی صلاحیتوں کے۔ اور کیا بلحاظ استعداد و قابلیت صرف جناب چوہدری صاحب موصوف ہی ہیں۔ جو حلقہ کے مسلمانوں کے حقوق کی پوری پوری حفاظت اور ان کے خیالات کی صحیح ترجمانی۔ اور ان کی صحیح اور درست نمائندگی کر سکتے ہیں۔

میاں بدر محی الدین صاحب جو بٹالہ سے کھڑے ہوئے ہیں ۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۶ء ۹ سال تک اسمبلی کے ممبر رہے ہیں۔ لیکن ان کی ممبری کا سارا عرصہ ہی خالی گذرا ہے اس کے لئے کوئی اور ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ میاں صاحب موصوف کے اپنے گھر کی شہادت کافی ہے۔ چنانچہ اخبار "احسان" مؤرخہ ۱۸ جنوری میں میاں صاحب موصوف کے چچا جناب سید نور بہار شاہ صاحب قادری سجادہ نشین بٹالہ کا ایک اعلان چھپا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں:۔

"جملہ عقیدت مندان و مخلصان دربار عالیہ فاضلیہ بٹالہ شریف کو بعد سلام واضح ہو کہ ...... گذشتہ الیکشن میں ہم نے اپنے بھتیجے سید بدر محی الدین صاحب کی بٹالہ تحصیل میں مدد کی تھی۔ اور ان کو کامیاب بنایا تھا۔ توقع تھی کہ وہ قوم کے مفاد کو ذاتی فائدہ پر نثار نہیں کریں گے۔ مگر موصوف نے بالکل برعکس کیا"

اس بیان سے وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے حلقہ کے زمینداروں کی فلاح و بہبودی یا اہل حلقہ کے حقوق کی قطعاً نمائندگی نہیں کی۔ مزید برآں یہ دونوں امیدوار صاحبان اس حلقہ کے ووٹر بھی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ دونوں شہری حلقہ کے ووٹر ہیں۔ ان حالات میں کہ جو اصحاب ہمارے حلقہ کے ووٹر ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے حلقہ کے ووٹر ہیں۔ درآنحالیکہ جناب چوہدری صاحب موصوف اسی حلقہ کے ووٹر ہیں۔ ان دونوں اصحاب کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ ہمارے دیہاتی حلقہ سے کھڑے ہوں۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ وہ اس حلقہ کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی صحیح نمائندگی کیا کر سکیں گے؟

علاوہ ازیں جناب چوہدری صاحب موصوف اس علاقہ کے امیدواروں سے ہر لحاظ سے قابل ترین امیدوار ہیں۔ اور اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آپ اپنی استعداد و قابلیت علم اور تجربہ کے لحاظ سے اس حلقہ کے سارے امیدواروں میں سے زیادہ قابل ہیں۔ آپ تحریر و تقریر دونوں کے ذریعہ اپنے خیالات کی صحیح ترجمانی کر سکتے ہیں۔ اور انگریزی اردو اور پنجابی ہر سہ زبانوں میں نہایت عمدگی سے تقریر کر سکتے ہیں۔ اور اپنا مافی الضمیر اور مطالبات پوری طرح سے ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے دونوں امیدواروں کو جناب چوہدری صاحب کے مقابلہ میں گویا ذرا بھی استعداد و مہارت نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسمبلیوں میں ایک نمائندہ کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے مطالبات آزادی اور صفائی کے ساتھ بیان کر سکے۔ اور اپنے مافی الضمیر کو وضاحت کے ساتھ ادا کر کے اسے بدلائل منوا سکے۔ اس لحاظ سے چوہدری صاحب کی قابلیت دوسرے امیدواروں کے مقابلہ میں مسلّم ہے۔

تجربہ کے لحاظ سے بھی جناب چوہدری صاحب موصوف کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ یورپ انگلستان اور دیگر بلاد غربیہ کے علاوہ مصر۔ عرب۔ فلسطین۔ دمشق وغیرہ۔ نیز جنوبی افریقہ کی سیاحت کا بھی تجربہ رکھتے ہیں۔ اور کافی دیر تک وہاں ٹھہر کر تمدنی۔ معاشرتی۔ اقتصادی۔ سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے اہل یورپ کا مطالعہ کیا ہے۔ غرضیکہ اہل مغرب کے حالات سے آپ کو پوری پوری واقفیت حاصل ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے حج بیت اللہ کا موقعہ بھی عطا فرمایا ہے۔

یہ امر ظاہر ہے کہ حلقہ کی اکثر آبادی زمیندار ہے۔ اور زمینداروں کے حقوق و مطالبات کے لئے غیر زمیندار نمائندہ نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اسے زمینداروں کے مسائل کا علم نہیں اور نہ ہی وہ زمینداروں کی مشکلات کا صحیح احساس رکھتا ہے۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر تعلیم یافتہ مسلمان زمیندار اپنے دوسرے ان پڑھ زمیندار بھائی کے یہ بات ذہن نشین کرائے۔ کہ جناب چوہدری صاحب موصوف اس علاقہ کے ایک معزز اور سرگرم زمیندار ہیں۔ اور اسی ضلع کے ایک دیہاتی رقبہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے آپ زمیندار اور کاشتکاروں کی ہر قسم کی مشکلات اور ضروریات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور قبل ازیں باوجودیکہ آپ اسمبلی کے ممبر نہیں تھے آپ نے زمینداروں کی فلاح و بہبودی کو ہمیشہ مدنظر رکھا ہے۔ اور ان کے اکثر کاموں میں ہر طرح ان کی مدد کی ہے۔ اور ہمیشہ ان کے دکھ درد میں شریک رہے ہیں۔ اس کے برعکس میاں بدر محی الدین صاحب کا کام باوجود ۹ سال ممبر رہنے کے بالکل مایوس کن ہے۔

پس تحصیل بٹالہ کے معزز ووٹرو! آپ کا ووٹ ایک قومی امانت ہے جسے آپ کو ایسے شخص کے سپرد کرنا چاہئے۔ جو اس کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور چوہدری صاحب موصوف پر آپ کو اعتماد کامل ہونا چاہئے۔ کہ وہ مسلم حقوق کی صحیح نمائندگی اور حفاظت پوری طرح کر سکتے ہیں۔ پس تحصیل بٹالہ کے مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ جناب چوہدری صاحب موصوف کو ووٹ دیں

جناب چوہدری صاحب موصوف صرف مسلمان زمینداروں کی بہبودی اور ترقی کیلئے پنجاب اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں۔ اور آزاد رائے رکھتے ہیں۔ اور اپنے حلقہ کے ووٹران کی صحیح رنگ میں نمائندگی کر سکتے اور اپنے خیالات کو آزادانہ اور جرأت کے ساتھ ظاہر کر سکتے ہیں۔ لہذا ہم ہر مسلمان ووٹر کو پرزور مخلصانہ مشورہ دیں گے کہ وہ انہیں کو اپنا قیمتی ووٹ دے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حلقہ بٹالہ کے مسلمان ووٹر اپنے زمیندار اور ہر لحاظ سے قابل بھائی جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کو ووٹ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔ اور انکو آپ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے آمین (حق پسند ووٹر)

غیر مبایعین کے جلسہ سالانہ کی تقریروں پر ایک نظر

لامرکزیت کا کھلا اعتراف

غیر مبایعین کے گذشتہ جلسہ سالانہ پر ایک سرسری تبصرہ اس سے قبل ناظرین "الفضل" پڑھ چکے ہیں۔ آج کی صحبت میں اس جلسہ کی تقاریر پر نظر کرنا مقصود ہے۔

امیر کی ماتحتی

"پیغام صلح" ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء میں زنانہ جلسہ کی تقریروں کی روئیداد میں لکھا ہے۔ رضیہ بیگم صاحبہ بی۔ اے نے "اطاعت امیر اور اتحاد عمل" پر تقریر فرمائی اور کہا۔ کہ "اس جماعت (یعنی غیر مبایعین) کے ایک امیر ہیں۔ جن کے ماتحت یہ جماعت وحدت کا عملی ثبوت دیتے ہوئے کام کرتی ہے۔"

یہ امیر کی ماتحتی کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہے۔ کیا غیر مبایعین کے امیر صاحب اختیار اور حاکم ہیں۔ یا ان کی انجمن؟ غالباً مقررہ کو یہ معلوم نہیں ہوگا۔ کہ غیر مبایعین اور جماعت احمدیہ قادیان کے باہمی اختلافات میں سے ایک بڑا اختلاف یہ ہے۔ کہ قوم امیر کے ماتحت ہے یا انجمن کے۔ اگر انہیں غیر مبایعین کے اس مسلک کا علم ہوتا۔ کہ حاکم انجمن ہے۔ تو وہ ایسا فقرہ زبان پر ہرگز نہ لاتیں۔ جس میں امیر کی ماتحتی کا اقرار ہے۔ کیونکہ یہ تو جماعت احمدیہ قادیان کا عقیدہ ہے نہ غیر مبایعین کا۔

مس اور مسٹر

اسی پرچہ کے صفحہ ۲ میں ایک مقررہ کا نام "مس عبد الرحمٰن صاحبہ ہیڈ مسٹرس" اور صفحہ ۸ میں "ادارۂ تعلیم قرآن" کی تحریک میں حصہ لینے والوں میں سے ایک صاحب کا نام "مسٹر محمد احمد صاحب خلف حضرت امیر قوم" لکھا ہے۔ مس عبد الرحمٰن صاحبہ سے غالباً شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی لڑکی مراد ہیں۔ اور مسٹر محمد احمد صاحب سے تو یقیناً جناب مولوی محمد علی صاحب کے صاحبزادہ مراد ہیں۔ غیر مبایعین کے چوٹی کے دو اصحاب کے نونہالوں کے لئے مغربی طریق پر مس اور مسٹر کے القاب کا استعمال اس رجحان اور میلان کا پتہ دیتا ہے۔ جس کی طرف غیر مبایعین کے نوجوان مرد اور عورتیں جا رہی ہیں۔ یہ چیزیں بظاہر معمولی نظر آتی ہیں مگر قومی رجحانات و میلانات سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ اور کسی قوم کے نوجوانوں کے رجحانات و میلانات سے ہی اس کے آئندہ مستقبل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ غالباً کچھ اسی قسم کے امور تھے۔ جن کی بناء پر خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے غیر مبایعین کے متعلق یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ان کا مستقبل تاریک ہے۔ اور یہ تو ہر شخص کو نظر آ رہا ہے۔ کہ غیر مبایعین کی اولاد احمدیت سے دن بدن دور جا رہی ہے اور ان کے بعض اکابر کے خاندان تو احمدیت سے بالکل ہی لاتعلق ہو چکے ہیں۔

غیر مبایعین اور سیاست

عورتوں کے جلسہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس مرتبہ اس میں مسلم لیگ کی زنانہ لیڈروں کو بھی سیاسی پروپیگنڈا کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ بیگم شاہ نواز بیگم میاں بشیر احمد بیگم تصدق حسین اور فاطمہ بیگم صاحبہ نے جلسہ میں تقریریں کیں۔ "پیغام صلح" ۱۰ جنوری میں ص۶ پر ان محترم خواتین کی تقریروں کی رپورٹ درج ہے۔ اور اس سے ایک صفحہ پہلے یعنی صفحہ ۵ پر جناب مولوی محمد علی صاحب کا "صوبہ وار اسمبلیوں کے انتخابات" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے مسلم لیگ کی پر زور حمایت کا اعلان کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ اظہار بھی موجود ہے۔ کہ "ہمارا مسلک یہی ہے کہ ہم سیاسیات سے الگ ہو کر صرف تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا کام کریں۔"

اب غور فرمایئے۔ کہ ان سب باتوں کے باوجود جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی تو سیاسیات سے بالکل بے تعلق ہیں۔ لیکن ادھر سے اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کوئی ایسی تحریک فرمائیں۔ جو مسلمانوں کے لئے سیاسی اعتبار سے مفید ہو۔ تو جناب مولوی صاحب شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ کہ یہ دیکھو "میاں صاحب" نے جماعت کو خدمت دین سے ہٹا کر سیاسیات میں الجھا دیا ہے۔ اور پھر اتنے زور سے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ گویا جماعت احمدیہ قادیان تو خالص سیاسی جماعت بن گئی ہے۔ اور وہ خود سیاست کی ابجد سے بھی نابلد محض ہیں۔ کیا یہ حیرانی کی بات نہیں۔ کہ جناب مولوی صاحب تو باوجود اپنے مذہبی جلسہ کے پلیٹ فارم پر سیاسی لیڈروں کی تقریریں کرانے اور خود بھی ایک سیاسی پارٹی کی تائید و حمایت میں کھڑے ہونے کے غیر سیاسی کے غیر سیاسی ہی رہتے ہیں۔ لیکن اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کے سیاسی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی کارروائی فرمائیں۔ تو اس میں انہیں سیاست ہی سیاست نظر آتی ہے۔

غیر مبایعین مرکز کی تلاش میں

مردوں کے جلسہ کے سب سے پہلے اجلاس میں ڈاکٹر اللہ بخش صاحب کی تقریر ہوئی۔ ان کی تقریر کا حسب ذیل اقتباس اس یاس و قنوط کی منہ بولتی تصویر ہے۔ جو باشعور غیر مبایع اصحاب پر اپنی موجودہ حالت اور اپنے تاریک مستقبل کو دیکھتے ہوئے طاری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"تیس پینتیس سال ہماری جماعت کو اس انقلاب کے لئے جہاد کرتے ہوئے ہو گئے لیکن کیا آج یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جماعت دنیا کی کایا پلٹ دیگی؟ آپ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے ابھی ایک زبردست جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہے۔ کہ جس کے اندر ایک جذب اور کشش ہو۔ اس مرکز میں لوگوں کی تربیت ہو سکے۔ اور وہ ایک اجتماعی عزم کا مرکز بن جائے۔ جس سے دنیا میں ایک رو پیدا ہو جائے۔ حضرت امیر ایدہ اللہ اور حضرت خواجہ صاحب مرحوم اور دیگر بزرگان سلسلہ نے جو گرانقدر خدمات اسلامی سرانجام دی ہیں۔ وہ اس مرکز میں تربیت اور ٹریننگ حاصل کرنے کی وجہ سے تھیں۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنایا۔ اور اپنے انفاس قدسیہ سے اس میں ایک روح پھونکی۔ افسوس ہے کہ قادیانی فتنہ کی وجہ سے وہ مرکز دنیا میں قائم نہ رہ سکا۔ اور ہم نے بھی از سر نو وسیع پیمانہ پر مرکز کو قائم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اگر ہم اس مرکز کو قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو میرا خیال ہے۔ کہ ہم اشاعت اسلام کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر کر سکتے ہیں۔" (پیغام صلح مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء)

ان الفاظ کا تجزیہ کریں۔ تو کہنے والے کی نفسیاتی کیفیت کا خلاصہ یہ نکلیگا۔ کہ (۱) وہ اپنی ۳۵ سالہ جماعتی جدوجہد کے نتائج سے غیر مطمئن اور مایوس ہے۔ (۲) وہ اپنی لامرکزیت کو بری طرح محسوس کر رہا ہے۔ اور (۳) اپنی اس حالت کی ذمہ داری "قادیانی فتنہ" کے سر تھوپ کر اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مکرم ڈاکٹر اللہ بخش صاحب جناب مولوی محمد علی صاحب کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ماننا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے یہ الفاظ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنی پارٹی کی گذشتہ جدوجہد کی تاریخ پر غائر نظر ڈالتے ہوئے اور اس کی موجودہ صلاحیتوں کا جائزہ لے کر کہے ہیں۔ ان میں اس حقیقت کا برملا اظہار ہے۔ کہ غیر مبایعین جس مقصد کو لیکر قادیان سے روگردان ہوئے تھے۔ اس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ آئندہ کے لئے بھی ان کو امید کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ جو جماعت اپنی کامیابی کے متعلق اس قدر متشکک ہو۔ وہ دنیا میں کوئی انقلاب کیونکر پیدا کر سکتی ہے؟ غیر مبایعین یقین اور وثوق سے محروم ہیں۔ اور یہ یقین اور وثوق سے محرومی اس اندھا دھند مخالفت کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے خدا کے قائم کردہ خلیفہ کی اختیار کر رکھی ہے۔ اس مخالفت میں انہوں نے اس مرکز کو بھی چھوڑا۔ جو اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کیا تھا۔ یہی وہ مرکز تھا۔ جو یقین اور وثوق پیدا کرنے کا موجب تھا۔ جب اسے چھوڑا تو اب یقین اور وثوق کہاں سے آئے؟ اصل یہ ہے۔ کہ جس طرح ایک درخت کی شاخ اپنی جڑ سے کٹ کر کبھی بار آور نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اپنے اصلی مرکز سے قطع تعلق کر کے کوئی جماعت زندہ نہیں رہ سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کا مرکز "ہمیشہ" کے لئے قادیان کو قرار دیا ہے۔ اب کوئی احمدی کہلاتا ہوا تو دوسری جگہ مرکز بنانے کی جرأت کیا خیال تک بھی نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی ایسی جرأت کرے۔ تو اس کا یہی حشر ہوگا۔ جو غیر مبایعین کا ہوا ہے۔

عبرتناک حالت

ہمارے غیر مبایع بھائیوں کی حالت

بھی کتنی عبرت ناک ہے۔ قادیان سے کٹ کر وہ پھر اسی جگہ چلے گئے ہیں جہاں دوسرے غیر احمدی ہیں۔ وہ بھی آئے دن اپنی لامرکزیت کا نوحہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اب بتیس سال کے بعد غیر مبایعین کو بھی یہی احساس ہو رہا ہے۔ کہ ان کا بھی کوئی مرکز نہیں۔ ابھی دو تین ماہ ہوئے۔ کلکتہ میں جمیعۃ العلماء کا اجلاس ہوا تھا۔ اس میں علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی نے خطبۂ صدارت پڑھتے ہوئے کہا تھا:۔

"ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان ایک مستقل قوم ہے۔ اس قوم کی وحدت اور شیرازہ بندی کے لئے ضرورت ہے کہ اس کا کوئی مستقل مرکز ہو۔ جہاں سے اس کے قومی محرکات اور عزائم فروغ پاسکیں۔ اور جہاں سے وہ اس بے مثال قانون عدل و حکمت کا کوئی عملی نمونہ قائم کرکے دنیا کو وہ مشعل ہدایت دکھا سکے جس کی آج دنیا کو ہمیشہ سے زیادہ ضرورت ہے۔"

(روزنامہ "عصر جدید" کلکتہ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

یہ الفاظ ابھی ہمارے کانوں میں گونج ہی رہے تھے۔ کہ غیر مبایعین کی طرف سے بھی یہی صدا بلند ہوئی۔ گویا غیر احمدی اور غیر مبایعین دونوں اپنی لامرکزیت کے اعتبار سے ایک ہی مقام پر کھڑے ہیں۔

مرکز ہے کہاں

ڈاکٹر اللہ بخش صاحب نے اپنی لامرکزیت کی ذمہ واری جماعت احمدیہ قادیان پر ڈال دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مرکز بنایا تھا۔ وہ قائم نہیں رہ سکا۔ مگر یہ حقائق پر پردہ ڈالنے کی نہایت مکروہ کوشش ہے۔ قادیان کی مرکزیت اب بھی اسی طرح قائم ہے جیسے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ ساری دنیا اسے اپنا مرکز سمجھ رہی ہے۔ چند غیر مبایع اگر اپنے تعصب کی وجہ سے اس کی مرکزیت سے انکار کریں۔ اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا چاہیں۔ تو کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ قادیان اب جماعت احمدیہ کا مرکز نہیں رہا۔

ڈاکٹر الہٰی بخش صاحب سے ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ غیر مبایعین کی لامرکزیت کا تو صاف الفاظ میں اقرار کر ہی رہے ہیں۔ اب اگر بقول آپ کے قادیان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ مرکز قائم نہیں رہا۔ تو پھر وہ مرکز ہے کہاں؟ اگر کہیں بھی نہیں۔ تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن نعوذ باللہ ناکام رہا ہے۔ دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ اگر ایک مامور کی وفات کے بعد اس سے براہ راست تربیت یافتہ ساری کی ساری جماعت ہی مرکز کھو بیٹھی ہے۔ تو اب بعد میں آنیوالوں سے یہ امید کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس مرکز کو دوبارہ قائم کر سکیں گے؟ یہ باتیں آپ اور آپ جیسے دوسرے غیر مبایع بھائیوں کے سوچنے اور غور کرنے کی ہیں افسوس ذاتی رنجشوں اور عداوتوں کو اتنی اہمیت دیدی گئی۔ کہ جماعت کے اتحاد کو پاش پاش کرکے ایک گروہ کو اسکی مرکزیت سے محروم کر دیا گیا۔

جماعت احمدیہ کا ہمیشہ کیلئے مرکز

ڈاکٹر صاحب! آپ جس کو "قادیانی فتنہ" کہتے ہیں۔ یہ اسی کی برکت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس مقام کو اپنی جماعت کا "ہمیشہ کیلئے" مرکز قرار دیا تھا۔ وہ بفضلہٖ تعالےٰ اب بھی احمدیت کا مرکز ہے۔ موافق تو اسے اپنا مرکز سمجھتے ہی ہیں۔ مخالف بھی جب احمدیت کو مٹانے کے لئے اٹھتے ہیں۔ تو ان کا نشانہ جد و جہد بھی قادیان ہی ہوتا ہے۔ ساری دنیا قادیان کو احمدیت کا مرکز سمجھتی ہے۔ اور "ہمیشہ" سمجھتی رہے گی۔ کیونکہ یہ خدا کے مامور کا ارشاد ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

اس مرکز کے وہ فیوض و برکات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھے۔ اب بھی خدا کے فضل سے جاری ہیں۔ آپ لوگوں کو تو اب ۳۲ سال بعد "ادارہ تعلیم قرآن" کی بنیاد رکھنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ مگر یہاں شروع سے اب تک یہ ادارہ بدستور اپنا کام کر رہا ہے اور روز بروز طاقتور سے طاقتور ہوتا جا رہا ہے۔ ۱۹۱۴ء کے اختلاف کے بعد سے آج تک سینکڑوں مبلغ یہاں سے قرآن مجید کی تعلیم و تربیت حاصل کرکے اکناف عالم میں اسلام و احمدیت کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔ یہاں اسی طرح ان سب علوم کے چشمے جاری ہیں جس طرح آپ لوگوں کے یہاں سے جانے کے وقت جاری تھے۔ یہ واقعات ہیں۔ جن کو الفاظ سے پوشیدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب کو اس کا اعتراف ہے۔ قریباً بارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے ہمارا ایک تبلیغی وفد ڈلہوزی سے واپس آرہا تھا۔ راقم الحروف بھی اس میں شامل تھا۔ مولوی صاحب موصوف بھی اسی روز ڈلہوزی سے لاہور تشریف لا رہے تھے۔ راستہ میں لاری کی خرابی کے باعث انہیں مجبوراً اپنی لاری چھوڑ کر ہماری لاری میں آنا پڑا۔ دوران سفر میں جناب مولوی صاحب سے بہت سی باتیں ہوئیں۔ سارہ گفتگو بہت طویل تھی۔ لیکن ایک بات بڑی صفائی سے مجھے یاد ہے۔ اور وہ کہ ہمارے وفد میں سے اخی المکرم مولوی ظہور حسین صاحب نے جب اپنے روس جانے اور اپنے بعض دیگر ہم عصر مبلغین کی دیگر ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا۔ کہ میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مبلغین تیار کرنے میں میاں صاحب نے بہت اعلیٰ کام کیا ہے اور اس میں وہ ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں (اوکما قال)

بات چیت بڑی مصالحانہ فضا میں ہو رہی تھی۔ کسی کی دل آزاری مدنظر نہ تھی۔ اس لئے جناب مولوی صاحب، مکرمی مولوی ظہور حسین صاحب کی باتیں سن کر بڑے متاثر ہوئے۔ اور بے ساختہ ان کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے جس سے کوئی سلیم العقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔ کہ فی زمانہ مبلغین اسلام کی تربیت اور ٹریننگ کا جو کام یہاں ہو رہا ہے۔ وہ دنیا کے تختہ پر کسی دوسری جگہ نہ ہوتا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مرکز کی برکت اور اس کے فیض کے بدستور جاری ہونے کا ثبوت ہے۔

خام خیالی

ڈاکٹر اللہ بخش صاحب غیر مبایعین کے بڑے سرگرم کارکن ہیں۔ وہ اپنے بزرگوں کے صحیح جانشین بننا چاہتے ہیں۔ ان کے کام کو جاری رکھنے کے لئے مختلف سکیمیں ان کے ذہن میں آتی ہوں گی۔ مگر ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ الٰہی تقدیر اور نوشتوں کو بدل نہیں سکتے۔ جس مقصد میں ان کے بزرگ ناکام ہوئے ہیں۔ اس میں وہ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ اپنے بزرگوں سے بڑھ کر ہیں کہ اپنی کوشش سے قادیان کے علاوہ کوئی دوسرا مرکز قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے؟ اگر وہ ایسا داعیہ رکھتے ہیں تو یہ ان کی خام خیالی ہے۔ جس مقام کو خدا نے اپنے مامور کی زبان سے اس زمانہ میں اپنی پاکیزہ اور پسندیدہ جماعت کا "ہمیشہ" کے لئے مرکز بنایا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا مرکز قائم کرنے کی کوشش کرنا ایک ناممکن کو ممکن بنانے کی کوشش کے مترادف ہے۔ ابھی وقت ہے۔ کہ آپ لوگ سمجھیں۔ تجربہ نے آپ کو بتا دیا ہے کہ جس راستہ پہ آپ گامزن ہیں وہ کعبہ کو نہیں ترکستان کو جاتا ہے۔ اے کاش! آپ تعصب اور تنگ نظری کو چھوڑ کر اس بات پر غور و فکر کریں کہ کیا "قادیانی فتنہ" آپ کی لامرکزیت اور دوسری کمزوریوں کا باعث ہے۔ یا خود آپ کی گذشتہ اور موجودہ راہ روی اور مامور زمانہ کے ارشادات سے کھلی روگردانی۔

سازگار فضاء اور ماحول کی ضرورت

پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ لاہور جیسے شہر کے ماحول میں آپ اپنا کوئی مرکز قائم نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے تو کوئی ایسی فضاء ہونی چاہیئے۔ جو روحانی تربیت کے لئے ہر اعتبار سے سازگار ہو۔ نوجوان یکسوئی اور یک جہتی سے اپنے تعلیمی مقاصد کی تکمیل کر سکیں۔ اور ان کی زندگیاں صحیح اسلامی رنگ میں رنگی جا سکیں۔

علاوہ ازیں مرکز وہ ہونا چاہیئے جہاں آپ اپنی وسعت اور حیثیت کے مطابق اسلامی نظام کا نمونہ قائم کر سکیں۔ کیا لاہور میں آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ ذرا اپنی گذشتہ بتیس سالہ تاریخ پر نگاہ ڈال کر جواب دیجئے!

جذب رکھنے والی شخصیت

ماسوا اس کے مرکز کی حقیقی مرکزی حیثیت کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں ایک ایسی شخصیت ہو۔ جو ساری قوم کی توجہات کو اپنی طرف جذب کرنے کی روحانی و جسمانی اور دینی و دنیوی صلاحیت رکھتی ہو۔ لوگوں کو مٹی یا اینٹوں کے مکانات سے محبت اور اخلاص نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ایک مردہ لاش میں کوئی جذب و کشش پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے جو کبھی بدل نہیں سکتی۔ دنیا کی تاریخ اس کی گواہ ہے اور تجربہ اس کا شاہد ہے کہ محبت و اخلاص اور جذب و کشش کسی ایسے وجود ہی سے ہو سکتی ہے جو خود زندہ ہو۔ دوسروں کو زندگی بخش سکے اور اپنے روحانی و جسمانی عزائم و مقاصد میں ہدایت و مشورہ حاصل کرنے کے لئے قوم کے تمام افراد کی نگاہیں اسی پر جا کر ٹھہریں۔ اور وہ دنیا میں اسی کو اپنا ملجأ و ماویٰ سمجھیں۔

یہ صرف چند اشارات ہیں۔ ڈاکٹر صاحب

ٹرینڈ استادوں کیلئے عمدہ موقعہ

بیرون ہند میں ٹرینڈ اور تجربہ کار گریجوایٹ کے لئے ملازمت کرنے کا ایک عمدہ موقعہ ہے۔ جو دوست اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی اولین فرصت میں مجھے اپنی ضروری اسناد اور کارکردگی کے سارٹیفکیٹس کے ساتھ مل لیں۔ لائق اور شوق سے کام کرنے والے استاد کے لئے وہاں جانا مالی طور پر بہت مفید ہوگا انشاء اللہ۔ (سید محمود اللہ شاہ

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

حبّ مرواریدعنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنیکا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے۔ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان۔

عرق نور رجسٹرڈ

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ دردکمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ انجمن پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کیلئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو برائے بیرونجات دو روپیہ صرف۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز رجسٹرڈ

عرق نور بلڈنگ قادیان۔ پنجاب

انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے خدا و پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں	۔۔۔۴
چار ہزار قیمتی اقوال	۲۔۔۔۔
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱۔۔۔۔
اسلامی اصول کی فلاسفی	۔۔۱۔۔
نماز مترجم باتصویر	۔۔۴۔۔
سرور انبیاء کے بے نظیر کارنامے	۔۔۴۔۔
دنیا کا آئندہ مذہب	۔۔۴۔۔
آسمانی پیغام	۔۔۴۔۔
پیغام صلح معہ دیگر مضامین	۔۔۴۔۔
دونوں جہان میں فلاح یا نیکی راہ	۔۔۴۔۔
نظام نو	۔۔۲۔۔
مختلف تبلیغی رسالے	۔۔۱۲۔۔
	۸

جملہ آٹھ روپیہ کا سٹ معہ ڈاک خرچ چھ روپے میں پہنچا دیا جائے گا۔ چار روپیہ کی کتب تین روپیہ میں پہنچا دی جائیں گی۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا آفتاب احمد جو کہ بعارضہ وغیرہ بیمار ہے۔ ۱۸ جنوری کو بیماری کے زیر اثر گھر سے نکل گیا ہے۔ حلیہ حسب ذیل ہے عمر ۱۲ سال رنگ۔ زردی مائل سفید گرنے کی وجہ سے پیشانی پر ۲۔۳ چوٹوں کے صحت شدہ نشانات۔ ناک قدرے اونچا۔ آنکھیں موٹی۔ گول چہرہ۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی۔ انگریزی فیشن کے چھوٹے چھوٹے بال۔ قد ۵ فٹ ۵ انچ۔ گلے میں قمیص برنگ نیم سلیٹی سویٹر برنگ فیروزی کاسنی۔ کوٹ لہریا سیاہ اور سفید باریک دھاریدار۔ لاکھا پاجامہ لٹھے کا پہنے ہوئے تھا۔ پاؤں میں باٹا کمپنی کے سلیپر۔ دایاں بازو مونڈھا اتر جانے کی وجہ سے اپریشن کرانے کے باعث پورا کام نہیں کرسکتا۔ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچانے والے کو علاوہ کرایہ کے مبلغ ۲۵ روپیہ بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔ سمبڑیال ڈسکہ اور ضلع سیالکوٹ کے دوست خاص خیال رکھیں۔ اور حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

خواجہ عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار محلہ سانو گوجر شہر سیالکوٹ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

کیا کبھی آپنے غور فرمایا کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی البصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء۔ اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ قیمت تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ ؎

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمۂ نور کیطرح آپکو گرویدہ بنا دیں گی۔

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ ہچکی اور لاغری قے پیچش۔ کھانسی کھانسی بخار قبض۔ نیند نہ آنا کمی خون کیلئے بیحد مفید ہے گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر ثابت ہو۔ تو ہم ذمہ وار۔ اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ۔

تریاق معدہ رجسٹرڈ

پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کرکے دانتوں کو مضبوط اور موتی کیطرح سفید بناتا ہے۔ قیمت صرف بارہ آنہ۔

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

اسم بامسمیٰ ناطاقتی اعصاب کمزوری کو دور کرکے تندرست اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایکماہ پانچ روپے

روغن عنبری

جادو ہے جادو۔ بیرونی مالش سے ہی بے حس اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی۔ تولہ پانچ روپیہ فی ماشہ آٹھ آنہ۔

حبّ اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو۔ تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکایتوں کا بہترین علاج خوراک ایکماہ تین روپے

حبّ فولادی

کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے۔ ایک بار ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپے

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے۔ یہ صدری نسخہ بارہا کا آزمودہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

حب مروارید ی

ضعف دل۔ کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے صرف چند روز ایک گولی صبح اور شام استعمال کریں۔ آپکو طاقتور بناتی۔ اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ ساٹھ گولی پانچ روپے (صہ)

اکسیر گوش

پھنسی۔ درد۔ بہراپن۔ کھجلی۔ پیپ آنا وغیرہ۔ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس۔ ایک روپیہ

سیلان الرحم

مستورات کی سیلان الرحم اور انکی کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے تولہ دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی بیشی تکلیف سے آنا۔ درد۔ نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے۔ خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر طحال

تلی کا درد۔ ورم۔ سوزش دور کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے قیمت صرف اڑھائی روپے

حبّ جواہر

ان معرکۃ الآراء گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب بپا کر دیا۔ تمام امراض معدہ۔ جگر اور تلی میں تیر بہدف۔ نفخ۔ پیٹ درد۔ بادی۔ بھوک کی کمی۔ بھوک اور قبض کے لئے بہترین اور لاجواب ہیں۔ چہرے کی زردی کو دور کرکے آتش اور ہنس مکھ بناتی ہیں آلات غذائیہ غذا کو ہضم کرکے خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ بس یوں سمجھئے۔ یہ گولیاں طب یونانی کا نچوڑ ہیں۔ اور دوائی قبض کے لئے نعمت غیر مترقبہ

قیمت

فی درجن	۴؍
فی سینکڑہ	۸؍

فولادی

مستورات کی اندرونی کمزوریاں پیٹ درد۔ نفخ کمی خون۔ خرابی جگر۔ قبض ماہواری ایام کی رکاوٹ درد وغیرہ کے لئے عجیب الاثر ہے۔ اس کے استعمال کے ساتھ اکسیر النساء کا استعمال اکٹھا کیا جائے تو مستورات کی اندرونی تکالیف شرطیہ نابود ہونگی۔ قیمت تین روپے۔

ہر مرض کا علاج

بذریعہ خط و کتابت کیا جاتا ہے۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں۔ مینجر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۶ جنوری۔ آج ریلوے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان کے لئے ریلوے انجن خریدنے کے لئے ۸۲ لاکھ روپیہ منظور کئے جانے کا فیصلہ ہوا۔

بمبئی ۲۵ جنوری۔ آج صبح ساڑھے گیارہ بجے کانگرسی بمبئی میں پھر تشدد پر اتر آئے۔ انہوں نے دیوی روڈ پر کئی دوکانوں کو لوٹ لیا۔ اور ٹریفک کو روک لیا۔ ساڑھے گیارہ سے لیکر پونے بارہ تک پولیس نے دو دفعہ گولی چلائی۔ ہجوم نے جی۔آئی۔پی ریلوے کے بکنگ آفس اور محلہ کی دو دوکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ دوپہر کے بعد ہجوم زیادہ بے قابو ہو گیا۔ مختلف راہگیروں کے ہیٹ اور ٹائیوں کو جلا دیا گیا۔ پولیس نے اشک آور گیس استعمال کی۔ تھوڑا عرصہ بعد گولی چلائی گئی۔ ہجوم نے ایک پوسٹ آفس کو توڑ پھوڑ ڈالا۔ سوڈا واٹر کی ایک دوکان کو بھی لوٹ لیا گیا۔ اور یہاں سے دو ہزار بوتلیں اڑا لی گئیں۔ جنہیں بعد میں پولیس کے خلاف استعمال کیا گیا۔ پولیس کو دو دفعہ اور گولی چلانا پڑی۔ اس طرح آج پولیس نے پانچ دفعہ گولی چلائی۔ پولیس کمشنر نے ۹ بجے رات سے صبح دس بجے تک کے عرصہ کے لئے فساد سے متاثر علاقے میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج ۸ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ سرکاری اعلان کے مطابق اب تک ۲۳ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ چیف کمشنر دہلی نے مسز ارونا آصف علی کے وارنٹ گرفتاری منسوخ کر دیئے ہیں۔ مسز ارونا آصف علی اگست ۱۹۴۲ء کی گڑبڑ سے روپوش تھیں ہندوستان بھر کی پولیس سرگرم تلاش کے باوجود ان کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی۔ مسز ارونا آصف علی کلکتہ میں ہیں۔ آج وہ پہلی مرتبہ پبلک طور پر ظاہر ہوئیں۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء میں موسم گرما میں مرکزی حکومت کے دفاتر شملہ نہیں جائیں گے۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ آسام اسمبلی کی ۱۰۸ نشستوں میں سے کانگرس اب تک ۵۸ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ کئی نشستوں کے نتیجہ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ لیکن پھر بھی کانگرس کو آسام اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل ہو گئی۔ مسلم لیگ اس وقت تک بیس سیٹیں لے چکی ہے۔

بمبئی ۲۵ جنوری۔ چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس لوئر نے جسٹس کینیا کے فیصلہ کے خلاف جوزف مائیکل ڈی سوزا کی اپیل نامنظور کر دی ہے۔ اور خرچہ اپیل کنندہ پر ڈال دیا ہے۔

طہران ۲۶ جنوری۔ ایرانی پارلیمنٹ نے آقائے قوام السلطنت کو وزیر اعظم ایران منتخب کر لیا۔ ۵۳ مبعوثین نے ان کے حق میں اور ۵۱ نے ان کے حریف آقائے حسین ضیا کے حق میں ووٹ دیئے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ روس نے جمعیت اتحاد امم میں کہا ہے۔ کہ آذر بائیجان کے متعلق روس اور ایران کے درمیان جو جھگڑا پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا تصفیہ براہ راست گفت و شنید سے ہونا چاہیئے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے ایرانی مندوب آقائے انتظام نے جو ایران کے وزیر خارجہ بھی رہ چکے ہیں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ روس اس قسم کی تجاویز کو متعدد مرتبہ ٹھکرا چکا ہے۔

برن ۲۶ جنوری۔ سوئٹزرلینڈ میں گذشتہ شب سخت بھونچال آیا۔ ۱۸۵۵ء کے بعد اس شدت کا بھونچال کبھی نہیں آیا تھا۔ مواصلات کے سلسلے درہم برہم ہو گئے۔ سب سے زیادہ نقصان سیان کو پہنچا۔ جو ملک کا انتہائی جنوبی حصہ ہے۔ متعدد افراد مجروح ہوئے۔ تار ٹیلیفون اور برقی سلسلے معطل ہو گئے۔ بعض عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ زمین کے دھنس جانے سے ریلوے ٹریفک رک گیا۔

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ آرمی سگنل کور سے تعلق رکھنے والے سائنسدانوں نے چاند کے ساتھ وابستگی کا سلسلہ قائم کرنے کا تجربہ کیا۔ یہ تجربے سگنل لیبارٹری میں کئے گئے۔ چاند کے ساتھ وابستگی کا پہلا سلسلہ ۱۰ جنوری کو قائم کیا گیا۔ جسے کئی بار کامیابی کے ساتھ دہرایا گیا۔ خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے ہوائیاں چھوڑی گئیں۔ جن کی رفتار روشنی کی رفتار کے برابر یعنی ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل فی سیکنڈ تھی۔ اس کے ۲½ سیکنڈ کے بعد گونج سنی گئی۔ چاند یہاں سے ۲ لاکھ ۳۸ ہزار آٹھ سو ستاون میل دور ہے۔

بیت المقدس ۲۵ جنوری۔ عراقی حکومت نے فلسطینی عربوں کی زمینوں کے تحفظ کے لئے انیس لاکھ روپیہ دینے کی سکیم بنائی ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ اتحادی اقوام کی مجلس کی سیکیورٹی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایران انڈونیشیا اور یونان کے مسائل کونسل کی پیر کے روز کی میٹنگ میں پیش کئے جاویں۔ روسی نمائندہ کی تقریر کے بعد مسٹر ارنسٹ بیون وزیر خارجہ نے تقریر شروع کی۔ ان کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ انہوں نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ کہ میں بے تاب ہوں۔ کہ تمام شکایات کو سنا جائے۔ جب ایک گورنمنٹ سمجھتی ہے۔ کہ اسے ایک دوسری گورنمنٹ کے خلاف شکایات ہیں تو اسے سیکیورٹی کونسل کے روبرو اپنا کیس پیش کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ برطانوی گورنمنٹ پر یہ الزام عاید کیا گیا ہے۔ کہ وہ امن کو خطرہ میں ڈال رہی ہے۔ میں روسی گورنمنٹ کے ان الزامات سے اکتا گیا ہوں۔ اگر ان الزامات پر کھلم کھلا بحث ہو۔ تو مجھ سے زیادہ کوئی خوش نہ ہوگا۔ برطانوی گورنمنٹ اپنے رویہ کی وضاحت کرے گی۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ سونا ۔۔۔۔ ۸۹ روپے چاندی ۔۔۔ ۱۳۹ روپے۔ پونڈ ۔۔۔۔ ۶۳ امرتسر سونا ۔۔۔۔ ۹۱ روپے۔

کلکتہ ۲۷ جنوری۔ برطانوی پارلیمانی وفد کے دو ممبروں نے آج ریڈیکل ڈیموکریٹک سوسائٹی کے لیڈر ایم۔این رائے سے ملاقات کی۔ آپ نے وفد کی خدمت میں ہندوستان کی الجھنوں کے بارے میں ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں بتایا کہ ہندوستان کے مسائل کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے وفد کے ایک ممبر مسٹر سورنسن نے کارخانوں اور ملوں کا معاینہ کیا۔ اس سے قبل وفد نے دوسری بار گورنر بنگال سے ملاقات کی تھی۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ اتحادی تنظیم امن کے ایرانی مندوبین نے سلامتی کونسل میں ایک درخواست پیش کی ہے۔ جس میں ذکر ہے۔ کہ روسی افسر ایران کے داخلی اور خارجی معاملات میں برابر مداخلت کر رہے ہیں پچھلے ماہ حکومت روس کو ایک چٹھی کے ذریعہ ان حالات سے باخبر کیا گیا تھا۔ مگر اس نے کوئی توجہ نہیں کی۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ کل انڈیا لیگ نے ہندوستان کی آزادی کا دن منانے کے لئے جلسہ کیا۔ اور ڈنر بھی دیا۔ جلسہ میں کچھ ممبروں نے تقاریر کرتے ہوئے برطانیہ کی لیبر حکومت سے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ کیا۔

طہران ۲۷ جنوری۔ کل وزیر اعظم ایران نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ میں سلامتی کونسل میں قضیہ ایران پیش کرنے کے معاملہ کو واپس نہ لوں گا۔ میں نے ایرانی مندوبین کو یہ ہدایت بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ مویسیو وشنسکی سے ملاقات کریں۔ تاکہ آذربائیجان کے معاملہ کو براہ راست حکومت روس سے نپٹایا جا سکے۔

پیرس ۲۷ جنوری۔ جنرل ڈیگال کے جانشین موسیو گوئین نے نئی کیبنٹ بنالی ہے۔ اور آج اس کیبنٹ کا پہلا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

بمبئی ۲۷ جنوری۔ آج شام تک کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی۔ گاڑیوں اور موٹروں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔

بٹاویہ ۲۷ جنوری۔ ڈچ کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل فان مک اور انڈونیشین ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار کے بٹاویہ پہنچنے سے صلح کی امید افزا صورت پیدا ہو گئی ہے۔ خیال ہے کہ طرفین کی صلح کی گفتگو خوشکن نتائج پیدا کرے گی۔ ڈاکٹر فان مک ہالینڈ سے جو سکیم لائے ہیں۔ اس میں سولہ موٹی موٹی باتیں ہیں۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ ڈچ پارلیمنٹ نے ان باتوں کو منظور کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ حکومت امریکہ نے جارج ایچیسن کو آسام کا امریکی سفیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت وہ جنرل میکارتھر کے مشیر ہیں۔

چنکنگ ۲۷ جنوری۔ چین کی مختلف پارٹیوں میں جو صلح کی گفتگو ہو رہی ہے۔ وہ اب آخری مراحل پر پہنچ گئی ہے۔ اس وقت تک جن باتوں پر تصفیہ ہو چکا ہے وہ یہ ہیں۔ کہ ملک میں کیبنٹ کا سسٹم جاری کیا جائے۔ اور امریکن کانگرس کی طرح ایک کانگرس بنائی جائے

کراچی ۲۷ جنوری۔ کراچی پولیس نے کل ایک آدمی کو ہزار روپیہ کا نوٹ آٹھ سو میں بیچتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ تلاشی پر اس کے پاس چودہ اور ایسے نوٹ پائے گئے۔ ڈیفنس آف انڈیا دفعہ ۸۳ کے ماتحت اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔